Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ، ۲۵ صلح ۱۳۵۲ھش، ۲۵ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۹

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۲۴ ماہ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

---

ربوہ - ۲۴ ماہ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری جماعت کا ایمان بڑھانے کیلئے نشانات ظاہر کر رہا ہے

## ساری ترقیات کی جڑ ایمان ہے اسی کے ذریعے انسان بڑی بڑی منزلیں طے کر لیتا ہے

"اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔ مہمان اگر نہ بھی چاہے تو بھی میزبان کا فرض ہے کہ اس کے آگے کھانا رکھدے۔ اسی طرح پر اگرچہ نشانوں کی ضرورت کوئی نہ سمجھے، تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کر رہا ہے۔ یہ بھی سچی بات ہے کہ جو لوگ اپنے ایمان کو نشانوں کے ساتھ مشروط کرتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے شاگردوں نے مائدہ کا نشان مانگا تو یہی جواب ملا کہ اگر اس کے بعد کسی نے انکار کیا تو ایسا عذاب ملے گا جس کی نظیر نہ ہوگی۔

پس طالب کا ادب یہی ہے کہ وہ زیادہ سوال نہ کرے اور نشان طلب کرنے پر زور نہ دے۔ جو اس آداب کے طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں خدا اُن کو کبھی بے نشان نہیں چھوڑتا۔ اور اُن کو یقین سے بھر دیتا ہے۔ صحابہؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے نشان نہیں مانگے۔ مگر کیا خدا نے اُن کو بے نشان چھوڑا؟ ہرگز نہیں۔ تکالیف پر تکالیف اُٹھائیں، جانیں دیں، اعداء نے عورتوں تک کو خطرناک تکلیفوں سے ہلاک کیا۔ مگر نصرت ہنوز نمودار نہ ہوئی۔ آخر خدا کے وعدہ کی گھڑی آ گئی، اور اُن کو کامیاب کر دیا اور دشمنوں کو ہلاک کیا۔ یہ سچی بات ہے کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی دن سارے نشان ظاہر کر دے تو پھر ایمان کا کوئی ثواب اور نتیجہ ہی نہ ہو۔ عرفان آ کر یقین سے تو بھر دیتا ہے مگر اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ان ساری ترقیوں کی جڑ ایمان ہی ہے۔ اسی کے ذریعہ سے انسان بڑی بڑی منزلیں طے کرتا اور سیر کرتا ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سے یہی پایا جاتا ہے کہ جب کامل معرفت ہوتی ہے تو پھر اسکو عجیب و غریب مقامات کی سیر کرائی جاتی ہے اور یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ادب سے اپنی خواہشوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ تمام منہاجِ نبوت اسی پر دلالت کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۶ و ۳۵۷)

## افسوسناک وفات

دمشق پہنچنے کے بعد محترم السید منیر الحصنی صاحب نے اپنے تازہ خط میں اطلاع دی ہے کہ عزیزم السید ابو الفرج الحصنی کی والدہ محترمہ عید سے تین روز پیشتر انتقال کر گئیں ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

محترم السید ابو الفرج صاحب چند ماہ سے ربوہ میں تعلیم دین سیکھنے اور اردو زبان پڑھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ وہ ایک مخلص نوجوان ہیں اور تعلیم میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔ ان کے لئے یہ صدمہ بہت رنجدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ انہیں صبر و حوصلہ عطاء فرمائے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

## نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت

## انیسویں واقف ٹیچر غانا پہنچ گئے!

غانا سے مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم ایم۔ اے لطیف صاحب شاہد اور اُن کی اہلیہ محترمہ بخیریت اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے اس مجاہد بھائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک سکیم کے تحت زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت یہ انیسویں واقف ٹیچر ہیں جو میدانِ عمل میں پہنچے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سید عبد الحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ماہ صلح ۱۳۵۲ ہش

# دولت کمانے میں فلاحِ اُخروی کو مدِّنظر رکھنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا کی زینتوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد ان کے مقابلہ میں آخرت کے بدلہ اور اجر کو ان سے بہتر قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب ہرگز بھی یہ نہیں ہے کہ انسان دنیوی نعمتوں سے استفادہ نہ کرے اور ان کے حصول کی سرے سے کوئی کوشش ہی نہ کرے اور ان سے یکسر کنارہ کش ہو کر اُخروی نعمتوں کے حصول کا طالب ہو۔ اگر خدا کا یہ منشاء ہوتا تو وہ قرآن مجید میں بالصراحت یہ نہ کہتا کہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ تمہارے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور نہ وہ زراعت کا ذکر کرتا اور نہ تجارت کا اور نہ ان دونوں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی نعمتوں اور آسائشوں کا اور نہ ان سے استفادہ کی ترغیب دیتا

دراصل اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے اور دنیوی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے سے منع نہیں کیا۔ اُس نے جس چیز سے منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان دنیا کمانے میں ایسا منہمک ہو کہ بس دنیا ہی کا ہو رہے اور آخرت کو سرے سے فراموش کر دے۔ دنیا کمانے میں بھی اس کا مقصود اُخروی فلاح کا حصول ہونا چاہیئے۔ اب جو شخص بھی اُخروی فلاح کے حصول کی نیت سے دنیوی کاروبار میں مشغول ہوگا اُس کو یہ مشغولیت ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ اور اُس کے دین اور اس دین کے مصالح سے غافل نہ ہونے دے گی۔ اسے دنیوی نعمتیں بھی ملیں گی اور اُخروی نعماء بھی اس کے حصہ میں آئیں گی۔ اس طرح اس کا شمار خسارہ پانے والوں میں نہیں ہوگا بے اندازہ نفع پانے والوں اور فائز المرام ہونے والوں میں ہوگا۔ یہ دنیا بھی اس کے لئے جنت بنا دی جائے گی اور اگلے جہان میں بھی اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی بلکہ وہ اس میں رہتا چلا جائے گا۔ برخلاف اس کے جو آخرت کو فراموش کر کے دنیا ہی کو اپنا منتہائے مقصود بناتا اور اسی کے حصول میں دن اور رات غلطاں و پیچاں رہتا ہے اسے خدا تعالیٰ دنیا اور اس کی زینتوں سے حصۂ وافر عطا تو کر دیتا ہے لیکن اس فانی دنیا کا فانی عیش بجائے خود اس کے لئے ایک عذاب کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر جب وہ اس عذاب میں مبتلا رہنے کے بعد اگلے جہان کی طرف کوچ کرتا ہے تو وہاں اس کے لئے دوزخ کا دائمی عذاب ہی ہوتا ہے۔ وہ دُنیوی نعمتوں سے متمتع ہونے کے باوجود اس جہان میں بھی دوزخ میں ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی دوزخ میں اس کی ہولناک اذیتیں سہے گا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مسلمان کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اُخروی جہان کی فلاح کو اپنا منتہائے مقصود بنائے اور اس منتہائے مقصود کی خاطر ہی خدائی حکم کے ماتحت دنیا کمائے اور اُس حد تک ہی دُنیوی نعماء سے متمتع ہو جس حد تک اور جس رنگ میں متمتع ہونے کی اُس نے اجازت دی ہے۔

جہاں تک فلاحِ اُخروی کو اصل مقصود قرار دے کر دنیا کمانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک خاص طریق بیان فرمایا ہے جو قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے مستنبط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں مسجد حرام کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا تو اسی ضمن میں مسلمانوں کو ہمیشہ کے واسطے یہ ہدایت فرمائی کہ:-

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرہ آیت ۱۴۵)

تم بھی جہاں کہیں ہو اس (یعنی مسجد حرام) کی طرف اپنا منہ کر لیا کرو۔

ہر چند کہ یہ آیت تحویل قبلہ سے تعلق رکھتی ہے اور اس میں ہمیشہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاہم اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح ایک مسلمان کے لئے نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے اسی طرح اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جو کام بھی کرے اس کی توجہ ہمیشہ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی سربلندی کی طرف ہونی چاہیئے۔ اگر یہ اصل مدنظر نہ ہو تو پھر اس امر کا امکان ہی نہیں رہتا کہ انسان دنیا کمانے میں دُنیا ہی کا ہو رہے اور فلاحِ اُخروی کو فراموش کر سکے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دولت کمانے سے متعلق اسلامی تعلیم کے بنیادی اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چھٹا اصل جو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے اور جس کو مدنظر رکھنا ہر وقت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرہ) یعنی جس کام میں بھی تم لگے ہوئے ہو تمہارے سامنے صرف ایک ہی مقصد رہنا چاہیئے اور وہ یہ کہ دین کے غلبہ اور ترقی کے لئے تم نے کوشش کرنی ہے۔ پس اگر کوئی شخص تجارت کرتا ہے یا صنعت و حرفت اختیار کرتا ہے تو اُسے ہر وقت یہ اصول اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اس اصول کے ماتحت اگر کوئی شخص اپنی تجارت یا اپنی صنعت کو اسلام کی شوکت اور اس کے غلبہ کا ذریعہ بناتا ہے تو وہ دنیا نہیں کماتا بلکہ دین کماتا ہے۔ خواہ وہ اپنی تجارت اور صنعت کے ذریعہ لاکھوں روپے کیوں نہ کما رہا ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳۴۴)

اور اسی اصل کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس عہد میں بیان کیا ہے جو حضورؑ ہر بیعت کنندہ سے لیا کرتے تھے اور جو یہ ہے کہ:-

"میں سچے دل اور پکے ارادے سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک گناہوں سے بچتا رہوں گا، اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذت پر مقدم رکھوں گا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت ۹۸)

اس مقدس عہد کی بدولت ہی جماعت احمدیہ کے افراد کو ہر کام میں اُخروی جہان کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے دین کی سربلندی کی خاطر قربانیاں کرنے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ العزیز ملتی چلی جائے گی۔ اس عہد کو پورے تعہد کے ساتھ بدل و جان نبھانا ہمارا اوّلین فرض ہے اور اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

# ہم گلستاں سے ہو کے آئے ہیں!

جن پہ باب حرم کے سائے ہیں
ہم انہی راستوں سے آئے ہیں

ہم نے مایوسیوں کے صحرا میں
پھول اُمید کے کھلائے ہیں

ولولے دل میں ہیں، کہ انگارے
راکھ کے ڈھیر میں دبائے ہیں

ہم نے راتوں کے گھپ اندھیروں میں
آنسوؤں سے دیئے جلائے ہیں

ہم سے پوچھو کہ رنگ و بو کیا ہے
ہم گلستاں سے ہو کے آئے ہیں

یہ ثواب و عذاب کیا شے ہیں
یہ مری زندگی کے سائے ہیں

دل کی بات آ سکی نہ لب پہ مرے
کچھ اشارے ہیں کچھ کنائے ہیں

(عبدالرحمٰن مبشر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم — مکی زندگی میں تبلیغ

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد — ربوہ

۲۶ فتح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء) کو جماعت احمدیہ کے اسی دن جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جو تقریر فرمائی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کیلئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

حضرت امام الاصفیاء و ولی الاتقیاء سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ محبوب و حبیب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایک ہمہ گیر سیرت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے آپ کی ذات عالی برکات کو نوع انسان کے لئے نمونہ ٹھہرایا ہے۔ اس وقت آپ کی سیرت کا ایک پہلو بیان کرنا ہے جس کا تعلق آپ کی مکی زندگی میں تبلیغ سے ہے۔ حضرت تبلیغی عمارت کی بنیاد قائم کرنے والے ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل ہی ہوا کرتے ہیں لیکن آپ سے پیشتر جو رسول آئے وہ صرف اپنی ہی قوم کو تبلیغ کرنے پر مامور تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (اعراف: ۱۵۹)

یعنی اے رسول تو یہ اعلان کر دے کہ میں سب انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ آپ کی یہ عالمگیر بعثت آپ کی سیرت کا یہ پہلو ظاہر کرتی ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ایسی استعدادیں عطا فرمائی تھیں جو ساری دنیا کی ہدایت کے لئے ضروری تھیں اور یہ استعدادیں کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی تھیں یہی وجہ ہے کہ آپ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ جب تمام دنیا میں فساد عظیم برپا تھا۔ مخلوق پرستی کا دور تھا اور لوگ اصول حقہ کو چھوڑ چکے تھے۔ عرب کی یہ حالت تھی کہ زنا، شراب، جنگجوئی کے سوا کچھ رہا نہ تھا۔ حقوق العباد تباہ ہو چکے تھے۔ حقوق اللہ پر اس سے زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ خدا کی صفات۔ پتھروں، بتوں اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ غرض اس زمانہ کی وہ حالت کا نقشہ ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آجائے تو وہ ایک خطرناک اور ظلم و جور کے بھیانک اور خوفناک نظارے کو دیکھے گا۔ فلاح ایک طرف گرتا ہے لیکن یہ ایک ایسا خلا تھا جو دونوں طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا تھا۔ نہ بحر میں امن و سلامتی تھی اور نہ بر میں سکون و راحت۔

ظلمت کی یہ راہ نور کامل کا تقاضا کرتی تھی یہ نور ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان کامل یعنی ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تھا پس آپ کا ایسے زمانہ میں ظہور آپ کی استعداد کاملہ پر روشن دلیل ہے۔ نیز زمانہ کی یہ تاریکی جیسے رہبر کامل کی محتاج تھی ویسے ہی کامل نور ہدایت کی محتاج تھی۔ اور خدا کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ اپنی وحی نبی منزل علیہ کو فطرت اور استعدادوں کے مطابق نازل فرماتا ہے۔ نور وحی کے نزول کا فلسفہ یہی ہے کہ وہ نور پر ہی وارد ہوتا ہے کیونکہ فیضان الٰہی کے لئے مناسبت شرط ہے۔ جس کی آنکھ میں نور نہ ہو اس کو بیرونی روشنی فائدہ نہیں دے سکتی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سراپا نور تھی اسلئے آپ پر کامل وحی کا نزول ہوا چنانچہ فرمایا نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ یعنی نور پر نور نازل ہوا اور آپ کی ذات مجمع انوار بن گئی۔ نیز فرمایا

لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ

یعنی میلان طبع آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی ایک جانب (مشرقی یا مغربی) نہ تھا نہ موسوی جلال مرغوب خاطر تھا نہ مسیحی جمال پسند طبع تھا بلکہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج عالی جامع بین الجلالی والجمالی تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں کہ کیوں آپ ہی کو کامل شریعت عطا کی گئی۔ فرماتے ہیں:۔

"وحی الٰہی ایک ایسا آئینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کی صفات کا یہ کا چہرہ حسب صفائی باطن نبی منزل علیہ کے نظر آتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اسلئے خدائے جل شانہٗ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے مزاج تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کر جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ سو یہ وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۰ حاشیہ)

الغرض آپ کا کامل شریعت کے ساتھ عالمگیر تاریخی میں عالمگیر ہدایت کے لئے مبعوث ہونا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ آپ کا وجود سلسلہ نبوت میں مرکز عظیم کی حیثیت رکھتا ہے۔

## تبلیغ کی راہ میں مشکلات

تبلیغ کی راہ میں یوں تو ہر رسول کو مشکلات پیش آتی رہی ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو مشکلات تھیں ان کی نظیر پہلے نبیوں اور رسولوں میں نہیں پائی جاتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کام صرف اپنی رسالت و نبوت منوانا ہی نہ تھا بلکہ اپنی نبوت کے ساتھ ساتھ تمام نبیوں کی نبوت منوانا بھی آپ کے سپرد تھا۔ پھر مختلف رسومات اور مختلف مذاہب کے لوگوں کو اپنی شریعت کے تابع بنانا یہ وہ صورتیں تھیں جو کسی اور نبی کو پیش نہیں آئیں۔ تبلیغ اسلام کا آغاز مکہ معظمہ سے ہوا۔ عرب قوم سب سے پہلے آپ کی مخاطب بنی یہ شورزمین تھی عرب کی حالت خصوصاً مکہ معظمہ کی حالت حضور کی بعثت کے وقت ایسی تھی کہ اسلام کی قبولیت کے کوئی آثار نظر نہ آتے تھے۔ اہل عرب بت پرستی پر ایسے جمے ہوئے تھے اور شرک کی جڑیں عرب کی سرزمین میں ایسی گہری گڑی ہوئی تھیں کہ کوئی چیز ان کو بت پرستی سے پھیر نہیں سکتی تھی۔ بگڑی ہوئی عیسائیت کا زہر بھی دنیا کے ایک بڑے حصہ پر پھیل گئی مگر عرب کا ریگستان جو عیسائیت کے پڑوس میں واقع تھا وہ ویسا ہی خشک پڑا رہا جیسا کہ پہلے تھا سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ عیسائی پانچ سو سال تک ملک عرب میں عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کرتے رہے مگر پھر بھی سوائے قلیل تعداد کے کسی نے عیسائی مذہب کو قبول نہ کیا یہود نے بھی اپنے مذہب کو پھیلانے کی بہت کوشش کی اور ان کی طاقت بھی عیسائیوں سے کہیں بڑھ کر تھی۔ مگر آخر وہ بھی تھک کر رہ گئے۔"

پھر دیباچہ کے صفحہ ۷۸ پر لکھتے ہیں:۔

"محمد کے ظہور سے پہلے ملک عرب کی حالت جیسے ملکی اتحاد و تمدنی اصلاح کے مخالف تھی ایسے ہی مذہبی اصلاح کے بھی مخالف تھی۔"

پھر یہی سر ولیم میور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ابتر حالت یوں لکھتے ہیں:۔

"محمد کی جوانی کے زمانہ میں جزیرۃ العرب میں آبائی مذہب پر قائم رہنے کا میلان بڑے زور کے ساتھ پایا جاتا تھا اور شاید کسی پہلے زمانہ میں اصلاح کو ایسی مایوسی کی حالت نہیں تھی جیسی کہ اس وقت تھی۔"

پھر اسلام کی تعلیم مساوات کہ سب انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں اس امتیازات کو جو قدیم سے اہل عرب میں چلے آتے تھے شدید دھچکا لگا۔ اس نئے مذہب کے قبائل نے اسلام کی اشاعت سے یہ خطرہ محسوس کیا کہ عرب کی دیرینہ رسوم اور پیاری یادگاریں مٹ جائیں گی۔ نیز وہ یہ خطرہ بھی محسوس کرتے تھے کہ کعبہ جہاں بتوں کی پرستش کرتے تھے اور جہاں ۳۶۰ بت رکھے تھے اور تمام اطراف و جوانب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہر سال لوگ جوق در جوق زیارت کعبہ کے لئے آتے تھے اور جس کی وجہ سے قریش کو عزت و اقتدار حاصل تھا تو جب کے پھیل جانے سے وہ خاک میں مل جائیگا۔ پھر ان کو یہ مادی فائدہ بھی پہنچ رہا تھا کہ کعبہ کل جزیرہ عرب کا مذہبی مرکز ہونے کی وجہ سے تمام عرب کا تجارتی مرکز بھی ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ سے کعبہ میں بتوں کی پوجا قائم رکھنے میں انکا دنیوی فائدہ بھی تھا۔ اور وہ کعبہ میں بتوں کا قیام اپنا قیام منحصر سمجھتے تھے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بت پرستی کی بیخ کنی کرنا چاہتے تھے اسلئے کفار کو خوف تھا کہ اسلام کے پھیلنے سے نہ صرف ملک عرب میں ان کا رعب معدوم ہو جائیگا بلکہ اس تجارت کو بھی نقصان پہنچے گا جس پر ان کی معاش کا انحصار تھا۔

عرب ایک وحشی اور ضدی قوم تھی جو کسی کی اطاعت قبول کرنے کو عار سمجھتی تھی ان مشکل حالات میں اس قوم کی اصلاح کرنا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تخم توحید بونے کے لئے ایک بنجر اور سنگلاخ زمین دی گئی۔ مگر آپ کی تبلیغ اور قوت قدسیہ نے ان کی کایا پلٹ دی ایسی آزاد قوم باوجود ہزاروں کینوں اور بغضوں کے جب آپ کے تابع ہوئی تو وہ سب خود سری بھول گئی۔ آپ کے عشق میں وہ کچھ ایسی مست ہوئی کہ تمام آزادی کے خیال خراب ہو گئے۔ یا تو وہ کسی کی ماتحتی قبول نہ کرتے تھے یا آپ کی غلامی کو فخر سمجھنے لگے۔ اللہ اللہ بڑے بڑے خونخوار اور وحشی عرب مذہبی جوش سے بھرے ہوئے قومی غیرت سے دیوانہ ہو کر آپ کے خون کے پیاسے ہو کر آپ کے پاس آتے تھے اور ایسے رام ہوتے تھے کہ آپ ہی کا کلمہ پڑھنے لگ جاتے۔

حضرت حمزہؓ جیسا تیز مزاج گھر سے یہ نیت کر کے نکلا کہ آج اس مدعی نبوت کا خاتمہ کر کے ہی آؤنگا۔ غصہ سے بھرا ہوا تلوار کھینچے ہوئے آپ کے پاس آتا ہے لیکن آپ کی نرمی وقار اور سکینت اور اللہ تعالیٰ پر ایمان دیکھکر آپ کو قتل تو کیا کرنا تھا خود اپنے نفس کو قتل کر کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو گیا

کیا کوئی ایک نظیر بھی دنیا میں ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ ایسی آزاد اور خونخوار قوم کو کسی نے ایسا مطیع کیا ہو کہ وہ اپنی آزادی چھوڑ کر غلامی پر آمادہ ہو گئی ہو اور ہر قسم کی فرمانبرداری کے نمونے اس نے دکھائے ہوں۔ اگر کوئی ایسی قوم پائی جاتی ہو تو اس کا نشان و پتہ ہمیں بتاؤ۔ لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی مصلح ایسے وسیع اخلاق لے کر دنیا میں نہیں آیا جیسا کہ ہمارا پیارا محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ راز نبوت ہے اسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے

نیز فرماتے ہیں ؎

کَمَا دَنَّتْهُمْ قَوْمٌ مَا لَرُوْثٍ ذِلَّةٍ
نَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ
عَادَتْ بِلَادُ الْعَرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بَعْدَ الْوَجِيْ وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

## تبلیغ کا الٰہی پروگرام

بعثت سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم کی بے راہ روی کو ملاحظہ فرماتے تو آپ کا دل مغموم ہو جاتا آپ دن رات اس فکر میں رہتے کہ ان کے سدھار کی کونسی تدبیر کی جائے تا یہ لوگ باخلاق انسان بن جائیں۔ اصلاح قوم کی خاطر آپ نے یہ طریق اختیار فرمایا کہ مکہ سے دور غار حرا میں نوع انسان کی ہدایت کے لئے مولا کریم سے دعائیں مانگتے خدا نے آپ کی بے قراری کو دیکھا اور آپ کو فریضہ تبلیغ پر مامور فرمایا اور ایک پروگرام عطا کیا چنانچہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ تھا۔ آپ غار حرا میں یاد خدا میں مصروف تھے ناگہاں آپ پر خدا کا فرشتہ نازل ہوا اور آپ سے کہا۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
الَّذِيْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْاَكْرَمُ. الَّذِيْ عَلَّمَ
بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

(سورۃ العلق)

یہ وہ پہلی وحی ہے جو آپ پر نازل ہوئی اور ان آیات میں آپ کے مبارک کندھوں پر توحید الٰہی کی تبلیغ کی ذمہ داری ڈالی گئی اس پہلی وحی کا پہلا لفظ جو اقرأ ہے یہ فعل امر ہے اس کے معنی جیسے پڑھنے کے ہیں ویسے ہی اس کے معنی پہنچانے کے بھی ہیں۔ چنانچہ عربی محاورہ ہے اقرأ منی السلام۔ یعنی میرا سلام پہنچا دو اس سے ظاہر ہے کہ احکام الٰہی میں سب سے پہلا حکم ہی یہ ملا کہ آپ اپنے آپ اکرم کے نام اور اس کی پاکیزہ صفات سے دنیا کو آگاہ کریں۔

قرآن کریم کے یہ چند الفاظ ان سب تعلیمات پر حاوی ہیں جو آئندہ آنحضرت پر نازل ہونے والی تھیں اور دنیا کی اصلاح کا اہم بیج ان کے اندر پایا جاتا ہے دراصل یہ آیات قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی ہے۔

فترت وحی کے بعد خدا نے واضح الفاظ میں آپ کو تبلیغ کا حکم دیا اور فرمایا:۔

يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ
فَاَنْذِرْ۔

عام طور پر اس آیت کے یہ معنی کئے جاتے ہیں کہ اے کملی والے اٹھ اور تبلیغ کر۔ لیکن یہ معنی بہ سبب اسکے کہ ان میں سستی اور غفلت پائی جاتی ہے آپ کی شان کے شایان نہیں ہیں عربی زبان میں دثار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو اندر کے کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے معنے گھوڑے پر جھلانگ لگا کر چڑھنے کے بھی ہوتے ہیں۔ دثار کے ان معنوں کے پیش نظر آیت کا مطلب یہ ہوگا۔ اے وہ شخص جسے نبوت کی وردی پہنائی گئی ہے اور جو چابک دست سوار کی طرح مستعد ہو کھڑا ہو اور لوگوں کو آنے والے عذاب سے آگاہ کر دے۔

پھر تبلیغ کے بارہ میں یہ حکم نازل ہوا

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ
(الحجر ۸۹)

یعنی جو حکم تجھے ملا ہے اسے کھول کھول کر پہنچا دے۔

پھر یہ وحی الٰہی نازل ہوئی

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ۔ (الشعراء ۲۱۵)

اپنے قریبی رشتہ داروں کو انذار کر

پھر یہ حکم ملا۔

لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى
وَمَنْ حَوْلَهَا۔
(الشوریٰ ۸)

کہ قرآن کے ذریعہ مکہ والوں اور مکہ کے گرد و نواح میں بسنے والے قبائل کو بیدار کر۔

پھر یہ حکم نازل ہوا۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ
الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ
لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ
نَذِيْرًا
(فرقان ۲)

یعنی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تا کہ اس کے ذریعہ وہ ساری دنیا کو ڈرائے۔

احکام الٰہی کے اس تدریجی نزول کا مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے تبلیغی پروگرام میں اپنے حلقہ تبلیغ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لیں۔

اوّل اپنے اہل و عیال اور قرابت داروں کو تبلیغ کریں۔

دوم اپنے شہر والوں کو تبلیغ کریں

سوم مکہ کے قرب و جوار میں بسنے والے قبائل کو تبلیغ کی جائے

چہارم عرب کے دیگر قبائل کو پیغام حق پہنچایا جائے۔

پنجم ساری دنیا کی قوموں اور سلاطین کو تبلیغ کی جائے۔

# وقف جدید اور خدمت خلق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

"جو قرآن کو عزت دیں گے آسمان پر عزت پائیں گے" (کشتی نوح)

وقف جدید کا اہم مقصد قرآنی تعلیمات کو پھیلانا اور قرآن کی عزت کو قائم کرنا ہے کیونکہ اس مقدس تحریک کے ذریعہ اکناف عالم میں تعلیم القرآن کا کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ انصار بالخصوص عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ انصار بھائیوں کے علاوہ سب خدام اور اطفال کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں تا ہماری اولادیں آسمانی عزت کو حاصل کرنیوالی ہوں اور ہماری غفلت کے نتیجہ میں وہ اس ابدی عزت سے محروم نہ ہوں بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اکمل و اتم فیضیابوں میں سے ہوں

(فائدہ وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عالمی انتشار اور اس کا تریاق

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

سال نو کا آغاز ہو چکا ہے گزشتہ سال کے حالات و کوائف ہر انسان کے ذہن میں آئے ہوئے تمام سال میں ان کو ملحوظ رکھا جائے اگر دنیا کے نقشہ پر جائزانہ نگاہ ڈالی جائے تو کیا مشرق اور کیا مغرب اور کیا جنوب اور کیا شمال ہر جگہ عالمی انتشار نظر آتا ہے۔ امن کلیتہً مفقود نظر آتا ہے۔ بے اعتمادی کی فضا عام پائی جاتی ہے۔ اخلاق کا زندگی کے ہر شعبہ میں فقدان ہے۔ عریانی، فحاشی، جنسی بے راہ روی نے انسانی اخلاق پر بہت ہی برا اثر ڈالا ہے۔ اور یہ برائی ایک طبقہ تک محدود نہیں ہے بلکہ ہر خاص و عام اس میں مبتلا ہیں۔ اخلاقی شعور ختم ہو چکا ہے خشیۃ اللہ کا فقدان ہے۔ جھوٹ، دھوکا، سود، رشوت مکر و فریب، بغض و کینہ کی بہتات ہے خدائی احکام چاہے ان کا دائرہ عمل ترغیب سے ہو یا ترہیب سے ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اور انسانی معاشرہ میں انتشار پر حیوانیت غالب آ چکی ہے۔ عالمی جنگ کے مہیب اور گھٹا ٹوپ بادل ہر وقت منڈلا رہے ہیں۔ ایک ملک دوسرے ہمسایہ ملک کی ترقی کا سخت مخالف ہے اور اس کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ سائنس کی ترقی انسانیت کی بہبودی کی بجائے اس کی ہلاکت و بربادی کے لئے وقف ہو چکی ہے۔ ایٹمی توانائی کے ذخائر اگر حرکت میں آ جائیں تو انسانیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ شجر و حجر چرند و پرند راکھ کا ڈھیر ہو جائیں فلک بوس عمارتیں پیوند خاک ہو جائیں۔ پانی کے ذخائر زہریلے ہو جائیں۔ ہر طرف موت ہی موت کا لرزہ خیز منظر دیکھنے میں آئے۔ قومیت صوبائیت، زبان اور رنگ و نسل کی بھوت ہر جگہ چھا رہا ہے جس نے انسانی معاشرہ میں عصبیت، عداوت، اور نفرت و حقارت کی خلیج کو وسیع کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں باہمی الفت و محبت بری طرح مجروح ہو گئی ہے۔

(۲)

آج کی دنیا میں ہر انسان دو نظام ہائے زندگی سے وابستہ ہے ایک سرمایہ داری نظام اور دوسرا نظام اشتراکیت اور یہ دونوں تحریکیں ایک دوسرے کے بالکل مخالف ہیں اور اپنے نظریات میں بالکل تضاد رکھتی ہیں اور عالمی انتشار میں ان کا بنیادی دخل ہے۔ چنانچہ یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ سرمایہ داری نظام کی وجہ سے دولت چند مخصوص ہاتھوں میں گردش کرتی رہتی اور اس کی افادیت محدود ہوتی ہے سرمایہ دار تو غیر معمولی آسائش کی زندگی گزارتے ہیں اور اس کے بالمقابل مزدور طبقہ اور فقراء معاشرہ میں محتاجی کی زندگی گزارتے ہیں اور ان کی فکری و ذہنی صلاحیتیں اس صورت حال سے تقریباً مفلوج ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ان کے دماغ میں امنگوں کی بجائے مدہم سے عزائم جنم لیتے ہیں اور وہ ہر وقت ہمنفس پیٹ پر غور کرتے ہیں تا وقت آنے پر وہ انتقام لے سکیں کیونکہ اس نظام سے دولت کا دائرہ عمل محدود ہو جاتا ہے اور معاشرہ میں ناجائز تعیش اور اسراف سے اخلاق سوز فضا پیدا ہو جاتی ہے طبقاتی کش مکش جنم لیتی ہے سرمایہ دار اور مزدور کی یہ باہمی رقابت جلاؤ اور گھیراؤ پر منتج ہوتی ہے اس اقتصادی استحصال کی مثال قرآن کریم نے بڑے ہی اعلیٰ انداز میں یوں بیان فرمائی ہے کہ ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ایک غریب آدمی نے ایک سرمایہ دار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے کہا۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّ لِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَ عَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ (ص ۲۴)

یہ میرا بھائی ہے جو ۹۹ دنبیوں کا مالک ہے اور میری صرف ایک ہی دنبی ہے اور یہ شخص کہتا ہے کہ یہ ایک بھی میرے سپرد کر دے اور اس جھگڑے کی گفتگو میں یہ مجھ پر آ گیا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد کے زمانہ میں دولت کا توازن سرمایہ دارانہ نظام کو لئے ہوئے تھا مگر حضرت داؤد نے اس کا فیصلہ یوں فرمایا۔

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (ص ۲۵)

یعنی اس نے تجھ پر تیری دنبی کا مطالبہ کر کے ظلم کیا ہے اور بہت سے سرمایہ دار ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتی کرتے رہتے ہیں اس آیت کی رو سے حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دولت چند ہاتھوں میں نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس کی گردش کا دائرہ وسیع ہونا چاہیئے۔

سرمایہ دارانہ نظام سے کئی ایک برائیاں جنم لیتی ہیں مثلاً سود۔ اسراف ذخیرہ اندوزی تاکہ وقت آنے پر روزمرہ کے استعمال میں آنے والی اشیاء کو گراں فروخت کیا جائے جس کو عربی زبان میں احتکار کی اصطلاح سے موسوم کیا جاتا ہے۔ سرمایہ دار دولت کو بے حساب جمع کر لیتا ہے اور سونے کے ذخائر پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اور یہ چیز عالمی مارکیٹ پر اثر انداز ہوتی ہے اور عوام کی زندگی اس صورت حال سے دگرگوں ہو جاتی ہے یہ سب نقائص حقوق العباد پر ظلم ہے مشہور عالمی مصنف برٹرینڈ رسل نے اس قسم کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کی ایک نمایاں مثال اپنی کتاب WAR CRIMES IN VIETNAM میں یوں تحریر کی ہے:۔

"امریکہ نے گزشتہ چودہ سال میں زرعی بیدا وار جو ہیرے پر چاپر ارب ڈالر خرچ کئے ہیں لاکھوں من گندم باجرہ مکئی اور چنے کا ذخیرہ کر کے ان میں زہریلی دوائیں ملا دی گئیں تاکہ عالمی مارکیٹ میں قیمتیں زیادہ رکھی جا سکیں ملکیں اور پھر کیسے بڑے بڑے پہاڑوں میں نیلا تھوتھا ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ ناقابل استعمال ہو جائے۔ ۱۹۶۰ء تک ساڑھے بارہ کروڑ من غلہ امریکہ میں ذخیرہ کیا گیا کہ سڑ جائے۔ یہ غلہ ہندوستان کی مکمل آبادی کے لئے ایک سال کے لئے کافی ہو سکتا تھا" ص ۱۲۶

اس صورتحال میں گرانی آسمان سے باتیں کرتی ہے اور ایک غریب کی قوت خرید کو دور ہو جاتی ہے اور اس طرح نہ صرف احساس کمتری پیدا ہوتا ہے بلکہ جسمانی صحت پر بھی یہ گرانی اثر انداز ہوتی ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام سے ہی تباہ کن جنگیں ہوتی ہیں کیونکہ سرمایہ دار دل کو اپنا مال اور اسلحہ فروخت کرنے کے لئے منڈی کی جستجو اور تمنا ہوتی ہے یہ طلب اور آرزو عالمی رقابت اور عداوت کا باعث ہوتی ہے اور جنگ کے شعلے

> سرمایہ دار دولت کو بے حساب جمع کر لیتا ہے اور سونے کے ذخائر پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اور یہ چیز عالمی مارکیٹ پر اثر انداز ہوتی ہے اور عوام کی زندگی اس صورت حال سے دگرگوں ہو جاتی ہے یہ سب نقائص حقوق العباد پر ظلم ہے۔

بھڑک اٹھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نظام سے ملک کی قیادت اور سیادت میں ابتری پھیل جاتی ہے اور ملک کی حکومت سرمایہ داروں کے ہاتھ میں رہتی ہے اور ملکی انتخابات میں غرباء اور مزدوروں کو شکست ہو جاتی ہے۔ اسراف اور عیش پرستی بڑھ جاتی ہے اور امیر و فقیر کے درمیان امتیاز ہو جاتا ہے۔

(۳)

نظام اشتراکیت صرف مادی منفعت اور لالچ کو لئے ہوئے ہے اور اس میں تخریب کا عنصر نمایاں ہے اور وہ مذہب کو افیون اور فریب قرار دیتا ہے نظام اشتراکیت کو اخلاقی اقدار سے قطعاً کوئی رابطہ نہیں ہے بلکہ اس کے نزدیک "انسان کا مسئلہ صرف روٹی ہے" یہ نظریہ الحاد اور دہریت کا خمیر ہے چنانچہ اینگلس تحریر کرتا ہے:۔

"اس عالم کے ارتقائی وجود میں آج کسی بادشاہ یا کسی خدا کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں ہے۔"

ON MOTORCYCLE MAINTENANCE

اشتراکیت کا نظام جس قسم کے گارے اور اینٹ سے بنایا گیا ہے (۱) ایک طبقہ کو تباہ کر کے حکومت اور زعامت قائم کرنا چاہتا ہے

یہ صورت حال بھی انتہائی خطرناک ہے کیونکہ اشتراکیت شخصی ملکیت کو موجب لعنت اور تباہی قرار دیتی ہے۔

ان دو غلط نظاموں کی وجہ سے آج اسلحہ کی باہمی مسابقت نے امن عالم کو تباہ و برباد کر دیا ہے ہر جگہ اور ہر گوشہ میں انتشار ہی انتشار ہے۔ ایٹم بم۔ ہائیڈروجن بم۔ نائیٹروجن بم اور نیپام بم انسانیت کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔ کیا ہیروشیما کے شہر پر ایٹم بم نے تخم اور جاندار کی بارش کی تھی یا تباہی اور بربادی کی۔!

آج ایٹمی توانائی کی جنگ سے بچنے کے لئے چین نے اپنی ساری آبادی کے لئے زیر زمین دو شہر بنا لئے ہیں جن میں باقاعدہ مواصلاتی نظام بھی موجود ہے اور اس میں کھانے کے ذخائر کو محفوظ رکھنے کے تمام وسائل موجود ہیں

قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال قبل بطور پیشگوئی کہا تھا:۔

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (الانبیاء ۹۷)

آج روس امریکہ اور چین کی باہمی مسابقت اور رقابت نے عالمگیر انتشار اور بے چینی میں اضافہ کر دیا ہے اور یہ وہ اقوام ہیں جو آگ سے دنیا کو بھسم کرنے کی آئے دن دھمکیاں دیتی ہیں۔ ان ممالک کے الگ الگ بلاک ہیں اور ہر ایک کے زیر اثر الگ الگ ممالک ہیں جن کے سہارے اور بل بوتے پر یہ انتشار بڑھ رہا ہے اور کم ہونے میں نہیں آتا۔

مشرق وسطیٰ میں اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ ساز باز کر کے عرب میں انتشار پیدا کر رکھا ہے اور روس کی طرف سے عربوں کی تائید نہ صرف اپنے مفاد کے لئے ہے بلکہ درپردہ یہود کے ساتھ ملا ہوا ہے

ویٹ نام میں بدستور بموں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور اس میں کئی متحارب طاقتیں کام کر رہی ہیں۔

برصغیر میں کشمیر اور بنگلہ دیش کے مسائل نے امن تباہ کر رکھا ہے یہ سب کچھ سیاسی استحصال ہے۔ اور یا جوج ماجوج کا قائم کیا ہوا فتنہ ہے۔

(۴)

آج کی عالمی مشکلات میں غذائیت کی کمی ہے جس کی وجہ سے صحت کا معیار گر چکا ہے اور بیماریوں کی بہتات ہے اس لئے کثرت آبادی کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایسے لوگ ہی بالعموم وبائی امراض اور موسمی بیماریوں کا جلد شکار ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں اقوام متحدہ کی خوراک و زراعت کی تنظیم کی رپورٹ کے مطابق ۳۰ سے ۵۰ کروڑ عوام غذائیت کی کمی کا شکار ہیں۔ اس اقتصادی انتشار کی وجہ دراصل قومیت کا بناوٹی بھوت ہے وگرنہ غذا کا یہ مسئلہ ماہرین کے نزدیک ہرگز فکر کی بات نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق نیشنل بر تھ ریٹ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھا ہے

"اس بات کی کوئی شہادت نہیں کہ دنیا کی موجودہ آبادی کی ضروریات کے لئے اس کے قدرتی خزائن مکتفی نہیں بلکہ اس کے الٹے ان قدرتی وذرائع اور وسائل سے بیدا بیدا فائدہ اٹھانے کے لئے دنیا کی موجودہ آبادی سے زیادہ آبادی کی ضرورت ہے جس کا معیار زندگی بھی اونچا رکھا جا سکتا ہے۔"

انسائیکلوپیڈیا برٹینکا ایڈیشن ۱۹۷۱ صفحہ ۴۲۷ کالم ۲

دنیا میں قابل کاشت رقبہ کا نصف حصہ صرف آب پاشی کی سہولت کی کمی اور عدم توجہی کی وجہ سے بغیر کاشت کے پڑا ہے۔ اگر اس مشکل کو حل کر لیا جائے تو عالمی انتشار کا ازالہ بہت حد تک ہو سکتا ہے نیز پیداوار کا معیار بھی زیادہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ الغرض بڑھتی ہوئی آبادی اور اس کے بالمقابل خوراک کی قلت کا معاملہ توجہ طلب ہے سامراجی حکومتوں نے سیاسی استحصال کرنے کے لئے بعض کمزور اور پسماندہ ممالک کا اقتصادی استحصال عمداً کر رکھا ہے اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ بعض وسیع ممالک کی زمینوں کو عمدہ رنگ میں آباد نہیں کیا جا رہا تاکہ وہاں کے باشندوں کے ذہنوں میں روشنی نہ آئے۔ اس غرض کے لئے باہمی تعاون انسانیت اور خیر سگالی کی ضرورت ہے

(۵)

اقوام متحدہ کے قیام کا بنیادی مقصد دنیا کے ہر علاقہ میں قیام امن اور اعتماد کی فضا کو پیدا کرنا ہے اگر قیام امن کی مساعی اور لئے انصاف پر مبنی کارفرما جائیں تو اس سے اقتصادی اور معاشی خوشحالی کا جہاں دروازہ کھلے گا وہاں سیاسی میدان میں بھی تحفظ اور سلامتی کا راستہ کھل جائے گا۔

عالمی انتشار کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ عالمی ادارہ بہت حد تک ناکام ہے اور اس ادارہ کے در و دیوار پر سامراجی حکومتیں قابض ہیں وہاں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا منظر دیکھنے میں آتا ہے اس عالمی ادارہ کا احترام اور وقار اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ دنیا سے دہشت اور خوف کو دور کر سکے اور اگر یہ ادارہ حق رکھنے والے کے اصول کے مطابق اپنے فرائض کو نبھائے تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جائے مگر معاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے

(۶)

خدا تعالیٰ نے ان معاشی اور مشکلات کا علاج اور مداوا ایک فارمولا کے طور پر بیان کیا ہے جو بنیاد کے طور پر فرمایا

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

کہ سن رکھو کہ یہ انتشار اور بے اطمینانی کی کیفیت کا آخری مداوا صرف اور صرف خدا کے ذکر کے شرف اور قیام سے ہے لفظ ذکر میں بڑی وسعت پائی جاتی ہے اور اس عالمی انتشار کے موجبات اور محرکات میں بڑی وجہ یہ ہے کہ دنیا نے اپنے خالق کو بھلا دیا ہے اسلام نے اس انتشار کا تریاق اعظم اور آخری حل

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (رعد)

میں فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے نہ تو اقتصادی استحصال اور سیاسی استحصال ہو سکتا ہے نہ سرمایہ دارانہ یا اشتراکیت کا نظام کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور اس کا آخری حل صرف یہ ہے کہ ہر کام میں یہ دیکھا جائے کہ کیا اس کام میں رضاء ربانی ہے۔ لفظ ذکر اللہ میں تمام وہ احکام شامل ہیں جن کا تعلق اقتصادی۔ اجتماعی۔ عائلی تعلقات اور معاشرتی اور اخلاقی آداب سے ہے۔

ذکر اللہ کے ساتھ لفظ اَلَا کا شامل ہونا حتمی اور قطعی فیصلہ کے ہے اور اس میں الحادی ذہنیت رکھنے والوں کے لئے انتباہ اور زجر و توبیخ ہے اور دنیا کے ہر فرد کے نام یہ پیغام ہے کہ اس عالمی انتشار کا تریاق صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت میں ہے

اللہ اکبر! ایک ہی پرشوکت فقرہ میں اس انتشار کا حل اور تریاق بیان کیا گیا ہے۔

---

# مومن پیچھے ہٹا نہیں کرتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مومن کے عمل میں ثبات قدم ہوتا ہے اس کے پاؤں میں کوئی لغزش نہیں آتی۔ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاتے ہیں لیکن مومن کے قدم اپنی جگہ سے ٹلا نہیں کرتے۔ مومن پیچھے ہٹا نہیں کرتا۔ وہ اپنے مقصد کے حصول میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔"

تحریک جدید کے مجاہدو! اس زمانہ میں اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو منتخب فرمایا ہے لہٰذا ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقصد عظیم میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

---

# ماہنامہ خالد ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان اور ایک بلند پایہ علمی رسالہ ہے۔ جو جماعت کے نوجوانوں کے لئے ہر ماہ قیمتی معلومات مہیا کرتا اور ان کو مجلس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر کو یہ رسالہ خود خرید کر پڑھنا چاہیئے۔ (سالانہ چندہ سات روپے) مینیجر

---

# چندہ تعمیر ایوان محمود

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس بات کو نوٹ فرما لیں کہ امسال بھی چندہ تعمیر ایوان محمود ان کے کل چندہ مجلس کا ۱/۴ حصہ ہے۔ اس کی وصولی بھی ساتھ ساتھ بھیجی جائے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

# ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے سالانہ جوبلی کے موقع پر خاص قسم کے بیجز بطور یادگار بنوائے ہیں۔ سفید کی قیمت ایک روپیہ ہے اور سنہری کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک یہ بیجز نہیں خریدے وہ بھی آرڈر بھجوائیں کیونکہ اس کا خریدنا ہر ممبر کے لئے اشد ضروری ہے۔ جتنے جتنے بیجز کی ضرورت ہے وہ لکھیں تاہم اتنے بیجز بھجوا سکیں۔

(آنریری سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

---

مراسلات ارسال فرماتے وقت صفحہ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر فرمایا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah


**تریاقِ اٹھرا** اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے **نورِ نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
**سادہ و جڑاؤ زیورات**
اور چاندی کے خوش نما ٹی سیٹ و برتن کے لئے
**فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور** فون ۵۲۳۲۶

ہر قسم کا سامان سائنس و آرٹ ترجمہ پینے کیلئے
**الائیڈ سائنٹیفک سٹور** فون ۶۴۳۵۰
گنج روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** افیت چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ سرگودھا** فون ۵۳۴ گول کچہری بازار **لائلپور** فون ۹۰۵۶۴


## ۱۸ جنوری ۱۹۷۳ء کو پشاور میں
## ۵ روپے والے انعامی بانڈ
## کی ۴۷ ویں قرعہ اندازی کے نتائج

| ۲ - انعامات | ۲ - انعامات | ۲ - انعامات |
|---|---|---|
| ۱۰,۰۰۰ روپے فی انعام | ۲,۰۰۰ روپے فی انعام | ۱۰۰۰ روپے فی انعام |
| 132062-165621 | 056619-786229 | 413098-661240 |

**۳۴۰ انعامات ـــــ ۱۰۰ روپے فی انعام**

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 003937 | 141363 | 235957 | 341446 | 455784 | 593970 | 707961 | 823337 | 925696 |
| 004915 | 141926 | 238641 | 353697 | 456219 | 596482 | 718139 | 823575 | 926727 |
| 005802 | 143226 | 241196 | 362909 | 458055 | 600197 | 730104 | 826825 | 937623 |
| 014155 | 144029 | 241394 | 367916 | 461317 | 601595 | 724138 | 836911 | 938932 |
| 026119 | 146296 | 241484 | 368237 | 465410 | 604159 | 732706 | 827539 | 940154 |
| 033028 | 152835 | 244272 | 370000 | 479911 | 607207 | 733121 | 830331 | 948368 |
| 033060 | 156637 | 248986 | 370797 | 484659 | 610079 | 735217 | 830879 | 949069 |
| 035990 | 157048 | 252338 | 373736 | 487137 | 611253 | 738313 | 832330 | 952899 |
| 038908 | 158442 | 252604 | 375872 | 491142 | 612093 | 739286 | 833249 | 957272 |
| 044194 | 160164 | 253835 | 377935 | 496856 | 612328 | 740051 | 839136 | 957964 |
| 044995 | 169026 | 257085 | 379212 | 503385 | 618580 | 740331 | 839427 | 959846 |
| 047262 | 169512 | 257183 | 380983 | 509987 | 618631 | 746986 | 842743 | 970010 |
| 047605 | 171884 | 259025 | 383305 | 512602 | 625802 | 747110 | 843497 | 971976 |
| 047688 | 175679 | 263999 | 387443 | 515653 | 626082 | 749569 | 843940 | 975261 |
| 053171 | 177168 | 268954 | 387914 | 515970 | 628428 | 755480 | 854508 | 982753 |
| 058331 | 177712 | 269401 | 392639 | 519252 | 629183 | 757962 | 857621 | 987805 |
| 058919 | 179053 | 276867 | 395317 | 525180 | 639302 | 759612 | 858224 | 989791 |
| 059794 | 181156 | 277891 | 397379 | 525858 | 640234 | 761488 | 860092 | 991742 |
| 063449 | 181503 | 278169 | 398298 | 528719 | 650149 | 768955 | 863187 | 992376 |
| 069838 | 181703 | 280818 | 398924 | 535957 | 651088 | 773526 | 871689 | 992997 |
| 070864 | 189018 | 281036 | 404351 | 536402 | 651155 | 778349 | 880007 | |
| 074182 | 189453 | 289604 | 405108 | 537230 | 652367 | 778405 | 884288 | |
| 074277 | 189949 | 293751 | 405610 | 542812 | 653233 | 780604 | 886565 | |
| 075990 | 193144 | 296361 | 406806 | 546271 | 657950 | 787836 | 889353 | |
| 086523 | 196143 | 305343 | 407448 | 546318 | 662454 | 790507 | 892025 | |
| 089038 | 199634 | 305674 | 408078 | 546561 | 666634 | 791666 | 892472 | |
| 089337 | 203032 | 306153 | 412116 | 553307 | 676413 | 792523 | 895128 | |
| 094929 | 205565 | 306982 | 414548 | 556853 | 673819 | 792985 | 898843 | |
| 099194 | 205650 | 308191 | 419551 | 561468 | 678347 | 794297 | 899949 | |
| 100280 | 206242 | 308415 | 427283 | 565024 | 680329 | 797398 | 904966 | |
| 101649 | 208243 | 310654 | 429183 | 565051 | 681684 | 797711 | 905574 | |
| 101880 | 212073 | 310674 | 429598 | 566093 | 683298 | 799915 | 906745 | |
| 104679 | 215927 | 316732 | 432855 | 566753 | 684261 | 803073 | 907595 | |
| 105739 | 219269 | 318942 | 433030 | 572478 | 686653 | 806355 | 908761 | |
| 108293 | 221626 | 323838 | 433320 | 574241 | 687407 | 811000 | 912316 | |
| 132746 | 225858 | 330877 | 433421 | 579593 | 688631 | 813027 | 915930 | |
| 136315 | 226423 | 335379 | 436231 | 585989 | 691044 | 815624 | 916610 | |
| 138840 | 228228 | 336973 | 444543 | 587749 | 691233 | 817320 | 918087 | |
| 138943 | 228249 | 340181 | 447556 | 590339 | 702386 | 820091 | 925281 | |
| 139336 | 233534 | 341268 | 450066 | 592427 | 705585 | 822815 | 925665 | |

جاری کردہ:- سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد


**حب اٹھرا** رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۲
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

PILES
خونی و بادی
**بواسیر**
جناب میجر حمید احمد صاحب بلوچ نے میانکوٹ پاکستان سے لکھا:
"میں نے پائلز کیور کا کورس ایک کیس میں استعمال کروایا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مریض صحت یاب ہو گیا۔"
قیمت مکمل کورس ۱۰/- بذریعہ ڈاک ۱۱/۲۰
کیور سٹور ہیڈ آفس کمپنی رجسٹرڈ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ ربوہ فون ۶۱۷

**مایوس اور لاعلاج مریض**
آخری
تفصیلی علامات مرض لکھ کر سستا اور کامیاب ہومیو علاج کروائیں فہرست مجربات کا روانہ کرنے پر مفت
ہومیو مطب ڈاکٹر ایس اے خان۔ شالامار ہومیو سٹور اینڈ کلینک ہسپتال۔ رحمت بازار ربوہ

**الفضل کے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں**

**جرمولین** رجسٹرڈ ہر دوا ضرور شافی ہے خرید سکتے ہیں نئی اور پرانی خارش اور چنبل کیلئے پھوڑوں اور جلد کی امراض کیلئے نعم الاثر مرہم قیمت ایک روپیہ **حمیدیہ دواخانہ۔ عبداللہ پور لائلپور** فون ۹۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنے تمام اعتقادات کی بنیاد دلائل و شواہد پر رکھیں

## جو قوم کسی بات کو بے دلیل مان لیتی ہے وہ کبھی برکت حاصل نہیں کر سکتی،

(فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

"اسلام یہ چاہتا ہے کہ ہر مسلمان دلائل اور شواہد کی بناء پر اپنے تمام اعتقادات رکھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی دعوےٰ بیان ہوا ہے کہ میں اور میرے متبع دلائل سے اسلام کو مانتے ہیں۔ مگر تم اپنی باتوں پر بے دلیل قائم ہو۔ اور جو قوم کسی بات کو بے دلیل مان لیتی ہے وہ کبھی برکت نہیں حاصل کر سکتی برکت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو با دلیل ماننے چاہے وہ سچے مذہب میں ہی کیوں نہ شامل ہو۔ اگر ایک مسلمان اس لئے خدا کو ایک سمجھتا ہے کہ اس کے ماں باپ خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھتے تھے۔ اگر ایک مسلمان اس لئے نمازیں پڑھتا ہے کہ اس نے اپنے ماں باپ کو ہمیشہ نمازیں پڑھتے دیکھا۔ اگر ایک مسلمان اس لئے روزے رکھتا ہے کہ اس نے اپنے ماں باپ اور اپنی قوم کے افراد کو روزے رکھتے دیکھا اگر ایک مسلمان اس لئے زکوٰۃ دیتا ہے کہ اس کی قوم زکوٰۃ دیتی ہے اگر ایک مسلمان اس لئے حج کرتا ہے کہ اور لوگوں کو بھی وہ حج کرتے دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اس کی توحید اس کی نمازیں اس کے روزے اس کی زکوٰۃ اور اس کا حج اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے۔ بلکہ خدا کہے گا کہ بے شک تم نے توحید کے عقیدہ پر ایمان رکھا مگر میں اس کا ثواب تمہارے ماں باپ کو دوں گا جنہوں نے دلائل سے میری وحدانیت پر ایمان رکھا تھا۔ اسی طرح بے شک تم نے نمازیں بھی پڑھیں۔ تم نے روزے بھی رکھے۔ تم نے زکوٰۃ بھی دی۔ تم نے حج بھی کیا۔ مگر چونکہ یہ تمام اعمال دوسروں کو دیکھ کر کئے اور خود ان اعمال کی حقیقت اور حکمت کو نہ سمجھا اس لئے جو لوگ نمازیں سمجھ کر پڑھا کرتے تھے روزے سمجھ کر رکھا کرتے تھے زکوٰۃ سمجھ کر دیا کرتے تھے۔ اور حج سمجھ کر کیا کرتے تھے میں ان تمام نیکیوں کا۔ ثواب ان کو دوں گا نہ کہ تمہیں۔ اس طرح ہر نیکی کا ثواب مارا جائے گا۔ اور وہ ان لوگوں کو دیا جائے گا جنہوں نے سوچ سمجھ کر نیکیاں کی ہوں گی۔

پس یہ طریق بڑا خطرناک ہے جو قوموں کو تباہ و برباد کر دینے والا ہے اور یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے جس کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیئے بے شک ایسی باتیں جن سے فتنہ پیدا ہونے کا امکان ہو۔ ان سے روکنا ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے۔ مگر لٹریچر ایسی چیز نہیں کہ اس کے پڑھنے سے کسی کو روکا جا سکے۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ ہماری جماعت کے افراد میں سے جن کو بھی فرصت ہو وہ مخالفین کے لٹریچر کو ضرور پڑھیں، ہاں ہمارا یہ مطالبہ ہر وقت رہے گا کہ وہ صرف مخالفانہ لٹریچر کو ہی نہ پڑھیں بلکہ اپنے لٹریچر کو بھی بار بار پڑھیں پس میں تمہیں دوسروں کے اشتہارات یا پمفلٹ یا کتب پڑھنے سے منع نہیں کرتا بلکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم عیسائیوں کی کتابیں بھی پڑھو تم یہودیوں کی کتابیں بھی پڑھو۔ تم آریوں کی کتابیں بھی پڑھو اور جتنی جتنی تمہیں فرصت ہو اس کے مطابق ان کے لٹریچر کا مطالعہ جاری رکھو۔ یہ مطالعہ تمہارے لئے مضر نہیں بلکہ مفید ہے اور جتنا زیادہ یہ مطالعہ بڑھے گا اتنا ہی تمہارا کیریکٹر مضبوط ہوگا۔ اور دوسروں کے حملوں سے تم محفوظ رہو گے کیونکہ تم جانتے ہو گے کہ تمہارا مخالف کیا کہتا ہے اور تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے؟"

(مشعل راہ صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

## ضروری اعلان

کسی انتظامی روک کی وجہ سے دسمبر و جنوری کے مصالح کے شمارے ابھی تک پوسٹ نہیں کئے جا سکے روک دور ہوتے ہی دونوں ماہ کے پرچے پوسٹ کر دیئے جائیں گے انشاء اللہ (مدیر)

## ضروری اعلان

جملہ ایسی جماعت ہائے احمدیہ جہاں پر مجلس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰-۲-۷۳ کو ختم ہو چکی ہے۔ لہذا آئندہ صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مکرم صدر صاحب مجلس کا ریکارڈ کی خدمت میں بھجوایا جائے تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر و نائب صدر حسب قواعد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے:-

۱- جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

۲- انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کرم سو فیصد ہے صرف بیمار و مسافر مستثنیٰ ہو کر رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے بقایا دار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے۔ مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

۳- مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔

لہذا جہاں پر ممکن ہو صدر موصیان کے ساتھ نائب صدر موصیان کا انتخاب ضرور کروایا جائے۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔

(ناظر اعلیٰ)

## ضرورت ہے

وقف جدید کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ ایسے دوست جو دینی علم سے اچھی طرح واقف ہوں اور سفر بھی کر سکتے ہوں ناظم ارشاد وقف جدید کے نام مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۵۲ ہش (۳۰ جنوری ۱۹۷۳ء) سے قبل درخواست بھجوا دیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید - ربوہ)

## دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ حشمت بیگم صاحبہ اہلیہ شفیع محمد صاحب مرحوم ۸ جنوری کو قریباً دس بجے شب وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ خدا ترس، اور دعا گو خاتون تھیں مہمان نوازی ان کی پسندیدہ خصلت تھی، موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں ۱۱ جنوری کو رات کے گیارہ بجے کے قریب محترم ماسٹر حمید احمد صاحب سیالکوٹی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آنے کے بعد محترم ماسٹر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(ابرار احمد ایم بی بی ایس لائنز۔ کراچی)

## عید فنڈ

اس وقت تک عید فنڈ میں رقوم کم وصول ہوئی ہیں اس لئے امراء و صدر اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ازراہ کرم عید فنڈ کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

## درخواستِ دعا

میری بھوجی سیدہ بیگم صاحبہ بنت میر مہدی حسین صاحب عرصہ تین ماہ سے بہت بیمار ہیں کمزوری اور نقاہت غایت درجہ پر ہے جس سے تشویش ہے احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (سید عبدالسلام باسط۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴